

۱۷۳۲

۱۵/۲/۷۵

میراں بابی سج گنتی



شوبرت لال ورمین

پبلشرز

لاہور رائے اینڈ سنز تاجران کتب دہلی
(جید برقی پریس ملانی)

کتابخانه میرزا باقر

کتابخانه میرزا باقر

جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی مصاحب قصداً طبع و ترجمہ نہ کریں

۷۲
۵۵

۱۹۱۰ء

شمارہ ۶۹

24121

7-1-59

CHECKED

ہندوستان کے نہایت قدیم شاہی ہندو خاندان کی ایک
خاتون کی دردناک کہانی۔ آوارہ گروی اور پریشانی۔ رشتہ داروں
کا جور و ستم قتل کی کوشش۔ خودکشی کا ارادہ۔ جلا وطنی۔ پرمانہ
کی سچی بھگتی۔ دشمنوں کا پشچا تاپ زندہ دل خاتون کا سب کو
معاف کرنا اور دیکھتے دیکھتے اس کا پرمانہ میں لین ہو جانا۔ بیچ
میں گائٹن و بھجن اور دلچسپ غزلیں ممکن نہیں کہ اس کو پڑھیں
اور مالک کے چہرہوں میں پریم پیدا نہ ہو۔



ALLAMA IQBAL LIBRARY



24121

۱۶۶

قیمت فی جلد ۱۰/-

تعداد جلد ۱۰۰۰

راج ہستی

شری آئند کند کرشن چند کی سنتی

(پچھند)

۱	منوہن چیت چور رنگیلے	چھی انوپم - منگل وانک
۲	او بھت یلا - چتر چھبیل	جن من رجن سرنامک
۳	سانولی مورت - سندھ صورت	ویکھن کو جیرا تر سے
۴	چرن کل کاٹے جو درشن	آئند گھن منگل بر سے
۵	پریم روپ جگ بھوب سوانی	واتا وانی و گیتانی
۶	مایا رہت بہت نہج شکتی	گنا تیت گن کی کھانی
۷	جب جب ہوئے دہرم کی پانی	وہر اوتار کریں یلا
۸	راوٹا رکنی - سنگ لے	جگ بہار اتاریں - مر دوشلا
۹	کنس روپ اگیان نشا چر	تاہی مار پرتی پال کریں
۱۰	گیان دہرم کا پتھ چلا دیں	سرشتی بہار نہج سیس دہریں

لے مورت بزت یعنی توجہ و خالص توجہ جو ستو گنی اور پریم مئی ہے سول کا برا جذبہ اگیان سے
دکشم

دشے بھوگ کے پھند چھڑاویں گوپی گرپ کے ہتھکاری
کال کرم کا پھانس کٹاویں بڑل گتی بھلاکاری
گروہر ناگر۔ جبت اجاگر سکھ ساگر گھٹ گھٹ باسی

پہلا تماشہ

پہلا سین

رچوڑ کا شاہی محل - میرا اور بھوج راج بستر مرگ پر

بھوج راج :- میرا سُندری - تو کدھر ہے؟

میرا نہ پران نانتہ! میں تو آپ کے سروا نے بیٹھی ہوں۔ کیا آپ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے؟
بھوج راج - پیاری! میری آنکھیں پتھر اڑ رہی ہیں۔ نبض چھٹنے ہی کو ہے
افسوس تو اس قدر کم سن میں بیاہی گئی۔ کہ تجھ کو سنسار کا کچھ سکھ بھی حاصل نہیں
ہوا۔ اور تو یہ بھی نہیں جانتی۔ کہ جو روادار خاندان کے تعلقات کیا ہیں؟ وانا
تیری اچھیا۔ یہ کم عمری اور پتی کا دیوگ! یہ طفلی یہ حسن اور اس پر یہ ستم
”ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم“ کیا ضرورت تھی۔ کہ مجھ کو ایک کمسن

سہ جذبات لطیف جو مخفی ہیں اُن کے ابھارنے والے۔ یہ سہ پیار جو دہرم کی
حفاظت کا بوجھ ہے اس کے اٹھانے والے، یہ سہ مہذب، یہ سہ مشہور،

لڑکی سے بیاہا گیا۔ افسوس۔ افسوس !
میرا۔ ہمارا ج۔ یہ آپ کتنے کیا ہیں۔ میری سمجھ میں آپ کی بات نہیں
آتی۔

بھوج راج۔ غضب کا بھولا پن۔ میرا! تو کیا سمجھے اور کیسے سمجھے۔ خبر
نہیں ہمارے شاستروالوں کو کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے
بیاہنے کا حکم دیا۔ اور ہندو کیوں اب تک اس لکیر کو پیٹتے جاتے ہیں۔
میرا۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

بھوج راج۔ میرا! میں اب مر رہا ہوں۔ دم کے دم میں رخصت ہوا چاہتا
ہوں۔ اب دنیا سے جانے کا ارادہ ہے۔

میرا۔ کہاں کو جائے گا۔ میں بھی نہ آپ کے ساتھ چلوں۔ واواجی نے کہا تھا
کہ اب تیرے ساتھ کنور جی ہیں۔

بھوج راج۔ افسوس! یہ کم سمجھی اور ہندوؤں کے درمیان اس عمر کی
شادی۔

میرا۔ ہمارا ج! میری شادی تو اسی وقت ہو چکی تھی۔ جب میں پانچ برس
کی تھی۔

بھوج راج۔ ہائیں یہ تو کیا کہتی ہے۔ کس کے ساتھ تیری شادی ہوئی تھی؟
میرا۔ گردہر گوپال کے ساتھ۔

بھوج راج۔ یہ گردہر گوپال کون ہیں؟

میرا۔ گردہاری۔ کرشن مراری۔ مدھو سودن جن ہتھکاری۔ جیسو دانندن۔

کنس نکندن۔ مری دہر سو بھاو ہاری۔

بھوج راج۔ سچ ہے۔ سب کے سوامی وہی ہیں۔ کیا تجھ کو اُن پر سچا
وشواش ہے؟

میرا۔ وشواش وشواش تو میں نہیں جانتی۔ گر دہر گوپال کو جانتی ہوں۔

بھوج راج۔ پھر میں تیرا کون ہوں؟

میرا۔ آپ؟

بھوج راج۔ ہاں ہاں میں۔

میرا۔ آپ رانا کے پترا میرے پران ناتھ اور میرے جیون کے ساتھی ہو۔

بھوج راج۔ بس میرا بس۔ اب کچھ نہ کہہ۔ میں جاتا ہوں۔ گر دہر گوپال
تیری سنبھال کریں گے۔

میرا۔ ہاں یہ سچ ہے۔ پھر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔

بھوج راج۔ کہاں؟

میرا۔ جہاں آپ جا رہے ہیں۔

بھوج راج۔ نہیں۔ تو یہاں رہ۔ میرا ساتھ تو نہیں دے سکتی۔

میرا۔ میں پھر کس کا ساتھ دوں۔

بھوج راج۔ گر دہر گوپال کا۔

میرا۔ گر دہر گوپال تو تو میرے ساتھ رہتے ہیں۔ میں اُن کا ساتھ کیوں

دوں؟ وہ میرا ساتھ ایک دم بھی نہیں چھوڑتے۔

بھوج راج۔ دھنیہ ہے میرا تجھ کو۔ اب تک مجھ کو فکر تھی۔ اب بے فکر

ہوں۔ گر وہرگوپال تیری مدد کرتے رہیں گے۔ اور زندگی میں تجھ کو سہا ئتا ملتی رہیگی
 میرا۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ پھر میں آپ کے ساتھ نہ چلوں؟
 بھوج راج۔ نہیں تو یہاں ہی رہ۔ گر وہرگوپال کا بھجن کرتی رہ۔ جس سفر
 میں میں جا رہا ہوں۔ اس کا کوئی ساتھی نہیں ہے۔ اس میں کیا ہوتا۔ کوئی نہیں
 جانتا۔

پھر ان ملکِ عدم سے کوئی کہ میں پوچھوں
 مسافر و! کو منزل پہ کیا گزرتی ہے
 میرا۔ گر وہرگوپال وہاں بھی ساتھ دیتے ہیں۔ وہ ایک دم کے لئے بھی جدا
 نہیں ہوتے۔ آپ پر بھی دیا کریں گے۔
 بھوج راج۔ خیر میرا! گر وہرگوپال تیری اور ہم سب کی رکشا کریں گے۔
 اب میں جاتا ہوں۔ رام رام!
 (بھوج راج دم توڑ دیتا ہے۔ اور لوگ اس کو لے جا کر جلا دیتے ہیں)

دوسرا بین

ساس۔ میرا اور میرا کی وراثت،

ساس۔ میرا! تو ابھالنی ہے۔ جنم جلی! دیکھ! ابھی تیری شادی ہوئی تو
 نہیں ہوئی۔ اور تیرے پتی کا دیوگ ہو گیا۔
 میرا۔ ماما جی! میں نے کیا کیا؟ قصور ہے؟

ساس - تو بد نصیب ہے - بہز قدم ہے - جب سے آئی اپنے ساتھ تو کہ نصیب
میرا - افسوس ! ماما جی -

ساس - افسوس میرے لئے ہے - جو میرا لڑکا اس عمر میں گذر گیا -
میرا - گرد و ہر گوپال کی اچھیا - کوئی کیا کرے - اس پر کسی کا کیا اختیار ہے ؟
ساس - اب تو کیا کرے گی ؟
میرا - جو میں پہلے کیا کرتی تھی -
ساس - پہلے کیا کرتی تھی -

میرا - گرد و ہر گوپال کا بھجن - ان کی آرا و ہنا اور اُپاسنا -
ساس - بد نصیب ! تب ہی تو تیرا یہ حال ہوا - بیاہی عورت کو بھگتی سو بھا
نہیں دیتی - پیری ماں کسی نادان تھی - جس نے تجھ کو یہ سب باتیں سکھائیں -
میرا - ماما جی ! میری ماں بچپن ہی میں مری - مجھ کو یاد بھی نہیں - کہ کبھی میں نے
اس کو دیکھا -

ساس - پیدا ہوتے ہی تو نے ماں کو پر لوک بھجا - بیاہ ہوتے ہی پتی کی جان
گئی - اب یہ دیکھنا ہے - کہ آگے اس خاندان کا حال کیا ہوتا ہے ؟
ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا !

میرا - ماما جی ! کیا ان سب باتوں میں میرا ہی قصور ہے - میں تو ابلا - کمزور
اور نادان لڑکی ہوں - آپ اتنی باتیں کہتی ہیں - مجھ کو تو ان کی سمجھ بھی نہیں ہے
میں حیران ہوں - کیا کہوں اور کیا نہ کہوں -

ساس - ہاں تیرا ہی قصور ہے۔ نہ تو آتی نہ میرا بیٹا مڑتا۔

میرا - ماما میں بے گناہ ہوں۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ کی باتیں تیر کی طرح کلبے میں ختم ہوتی ہیں۔ مجھ پر رحم کیجئے۔ دکھی دل کو اور نہ دکھائیے۔

ساس - کیا میں تجھ سے کم دکھی ہوں؟

میرا - اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

ساس - ہائے میرا بیٹا مڑ گیا۔ بڑے گھروہ بیاہا گیا تھا۔ نہ اس کا بیاہ ہوتا نہ مجھ پر یہ آفت آتی۔

میرا - صبر کیجئے اور کیا کموں۔

ساس - صبر! اری میرا بس جیتا تو تیرا منہ تک کبھی نہ دیکھتی۔

میرا - تو مجھ کو کہیں اور بھیج دیجئے۔

ساس - منحوس! تو چپ بھی نہیں ہوتی۔ ٹر کر تکی رہتی ہے۔ ہائے۔ جلے

دل کا پھپھولا کس پر پھوڑوں؟

میرا - عینا جی چاہے نہ لے تم ایجاو مجھے مثل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے

ساس - تو تو مجھے بھی دوشی بنانے لگی۔

میرا - میں بولتی ہوں۔ تو آپ ناراض ہوتی ہیں۔ چپ رہتی ہوں۔ تو اور کچھ

سمجھا جاتا ہے۔ فرمائیے میں کروں تو کیا کروں۔ جاؤں تو کہاں جاؤں۔ میں

سچ مح بد نصیب ہوں۔ ماما جی۔ ہاتھ جوڑتی ہوں۔ معاف کیجئے۔ وقت دل

دکھانے کا نہیں ہے۔ آپ ہمارا فی ہو۔ مجھ کو اپنی داسی سمجھئے۔ میرا جیتے جی

آپ کی سیوا ٹھل کرتی رہے گی۔

ساس - چل دو رہو - تو نے اپنی ماں کی خوب سیوا کی - پتی کی خدمت کا بھی کوئی وظیفہ اٹھا نہیں رکھا - اب میری ٹہل کرنے کی سوچھی ہے -

میرا - مرتے رہے ہم لی نہ خبر آ کے کسی نے

مارا دل مجروح کو تڑپا کے کسی نے

شیشہ دل نازک کا جو سو ٹکڑے ہوئے

پھینکا اسے کیا سنگ پہ بھنچلا کے کسی نے

ساس - میں نے پہلے سے سن رکھا ہے - تو کیتا رشاعی، کرتی ہے - یہ اور بھی منحوس ہے - شاعر ہمیشہ سے بد نصیب مشہور ہیں - یہی تو سبب ہے - جس کی وجہ سے یہ بلاتازل ہوتی -

میرا - نا ناجی! معاف کیجئے - جو حکم ہو - بجالاؤں -

ساس - لا - تیری مانگ کا سینہ در آتار دوں - اُس پر راگھ مل دوں -

زیور اور کپڑے اتار دے - اور آج سے اسی عمر میں رنڈا پا بھو گئے کے لئے طیار ہو جاؤ - مرئے والا تو مر ہی گیا - توجی کر اور میرے بچے کو چھیدتی رہے گی میرا - بہت اچھا! میں حاضر ہوں - جو چاہے - میرے ساتھ سوک کیجئے - مجھ کو کیا عذر ہو سکتا ہے -

(رانی ایک ایک کر کے تمام زیور اتارتی ہے - اور میرا کو میلے

کچیلے کپڑے پہنا دیتی ہے)

دوسرا نمائشہ

پہلا سین

میرا۔ رتنائی میں گائی تھی) غزل

ہزاروں صدے سہا کروں گی نہ شکوہ اور میں گلہ کرونگی
 بھلاؤں گی سب کو دل سے اپنے ہمیشہ یاد خدا کروں گی
 یہ رنج و اندوہ و درد و غم کے نظارے ہر دم رہا کریں گے
 نہیں غرض ان سے مجھ کو کوئی خدا کا چرچا کیا کروں گی
 فطر میں اس کی کھبی ہے صورت نصو اس کا سما بادل میں
 خیال کو اس کے ایک دم بھی کبھی نہ ہرگز جدا کروں گی
 نہیں میں کچھ تم سے مانگتی ہوں نہیں میں کچھ تم سے چاہتی ہوں
 دل و جگر روح و جسم حاضر ہیں لے لو تم کو عطا کروں گی
 سمجھ لیا میں نے عشق کی ہے بہت کڑی منزل مصیبت
 جنائیں ہوں لاکھ مجھ پہ ہر دم میں اُن کے بدلے وفا کروں گی
 اپنے من میں اے میری ساس نے کل مجھ تا کروہ گناہ کو کیا کیا بُری بُری

میں نہیں کی تھیں۔ میں ابھی اتنی کم سن ہوں۔ ہوش و حواس تک درست نہیں ہیں۔ میں سمجھتی تھی۔ رانا کے محل میں اخلاق و تہذیب ہوگی۔ مگر گھر گھر دیکھا کی دیکھا۔ راجہ پر جاسب ایک ہی طرح کے ہیں۔ خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ مالک کی موج گرد و ہر گویاں تم تپت پاؤں مشہور ہو۔ کیا تم اپنی میرا کو بھلا سکتے ہو؟ نہیں یہ کبھی نہ ہوگا۔

(گافی ہے)

بھجن

- | | | |
|---|---------------------------|------------------------|
| ۱ | تم تو تپت انیک ادھار سے | بھو ساگر سے تیار یو |
| ۲ | میں سب کا تو نام نہ جانوں | کوئی کوئی بھگت بکھائیو |
| ۳ | امبریش۔ ناما و سوداما | پنچائیو پنج و صاما |
| ۴ | وہرو جو پانچ برس کا مالک | درس دیو گھن شیا |
| ۵ | وہنا بھگت کا کھیت رکھایا | کپڑا بیل چرائے |
| ۶ | سیوری کے جوٹھے پھل کھائے | ساج کئے من بھائے |
| ۷ | سدنا اور سینا نائی کو | تم لینھا اپنا فی |
| ۸ | کرما کی کچھڑی تم کھائی | گڑگا پار لگائی |

لے اس نانک میں تمام بھجن میرا بانی کہیں۔ اس بھجن میں بھگتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جلی کتھائیں بھگت مال میں لنگی لے پانی لے بہت لے بیان کیا ہے شہ کرشن لے گائے شہ طوائف

۹ میرا پوچھو تمہارے رنگ رانی جانت سب دنیا کی
 (آپ ہی آپ) میں اب کروں بھی تو کیا کروں قسمت نے یہ دن دکھائے ۔
 یگانہ کوئی نہیں ۔ بیگانہ سب ہیں ۔ درد دل بھی کہوں تو کس سے کہوں سننے
 والا اور ہمدردی کرنے والا کون ہے ۔ گر و حرقہ پال ! میری لاج مٹا لے
 + تھ ہے ۔

(غزل)

مجھے سو دا ہے تیرا اب کیسے آنا نہ جانا ہے
 تیرے ہی آستان پر ہم غریبوں کا ٹھکانہ ہے
 ہٹو دنیا کے متوالو! نہیں تم سے غرض مجھ کو
 تعجب ہے کہ میرے ساتھ کیوں سارا زمانہ ہے
 جو آئے عشق کے میخانہ میں الفت کی مہینے
 تو سمجھا خوب ہم نے اب نہ پائی ہے نہ دانا ہے
 ہوا کے جھونکو! میرا اب نہیں ساٹھی کوئی باقی
 یہ لاشہ بعدِ مردن تم کو کندھوں پر اٹھانا ہے
 یہ دنیا چند روزہ ہے کریں کیوں فکر بھی اسکی
 کہ دم کے دم میں بکرم سوئے دلبر روانہ ہے
 (اپنے آپ) اب میری زندگی اور طرح کی شروع ہوئی ہے ۔ گونبد مری
 تیری شرن ۔

بھجن نمبر ۱

میری سداہ جیون جانوتیوں بیجے جی (ٹیک)
 ۱ پل پل بھیت پر نپتہ نہاروں درشن مجھ کو دیکھے جی
 ۲ میں تو ہوں ہوا و گن ہاری او گن چیت مت دیکھے جی

لہ راہ سے دیکھوں گے بہت

۳ میں واسی ہوں تمہارے چرن کی مل بھڑن مت کیجے جی
 ۴ میرا تو شرناگت گورو کی ہری چرن چت دیجے جی

بھجن نمبر ۲

میں تو شرن تمہاری جی موہی را کھوں کر پاندھان (ٹیک)
 ۱ آجا میل اپرا دھی تارکین سدا
 ۲ اورا دھتم لے بہیر بھاگت سنت سوچا
 ۳ کہاں لگ کھوں گن نہیں آؤ تھک پیدر
 جل بوڑت گجرانچ اپار گنگا چڑھی بمان
 کبجا یچ بھیلنی تادی جانے سکل جہان
 میرا کہے میں شرن تمہاری سنیو و نوکان

دوسرا سین

(میرا دسیلیاں)

میرا - کنورجی جو ب سے مرے ہیں - دنیا میری نگاہوں میں سیاہ ہو گئی غضب ہے
 اس عمر میں یہ دکھ - چاہئے تھا کہ لوگ میرے ساتھ ہمدردی کرتے - مگر یہاں نفرت
 و خفارت کا برتاؤ ہو رہا ہے -
 کینٹکی - اس کا سبب آپ کو معلوم نہیں ہے -
 میرا - بھلا تم ہی کچھ بتاؤ -

لے لوٹیرا لے پاپی لے ہاتھی لے کہتے ہیں

کیتکی۔ سُنو شادی بیاہ ہمیشہ برا بر حیثیت والوں میں اچھے ہوتے ہیں۔ آپ کے باپ دادا صرف دو چار گھاؤں کے مالک ہیں۔ رانا کا خاندان سب میں افضل اور مالک ملک و مال ہے۔

میرا۔ مگر میرے باپ کا خاندان عزت میں تو کسی طرح رانا کے گھرانے سے کم نہیں ہے۔ تمام راجستھان اوداجی کے نام کی عزت کرتا ہے۔

کیتکی۔ یہ سب صحیح ہو۔ مگر حیثیت میں تو فرق ہے۔ اس پر بھی اگر کنور بھوج لاج زندہ ہوتے۔ تب بھی کسی کو تمہاری نفرت کو نہ کا حوصلہ نہ ہوتا۔ خواہ تمہارے باپ دادا زیادہ رتبہ والے ہوتے۔ تب بھی سب ڈرتے۔ اور بدزبانی کرنیکی جرات نہ کرتے۔ اور میں کس کو کہوں۔ سب سے زیادہ تمہاری ساس تمہارے پیچھے پڑی رہتی ہے۔

میرا۔ پھر میں کیا کروں؟

کیتکی۔ صبر و شکر۔

میرا۔ کب تک؟

کیتکی۔ جب تک دم میں دم ہے تب تک۔ اب نہ تو آپ کہیں جاسکتی ہیں

نہ کسی کو بدزبانی کرنے سے بھی روک سکتی ہیں ہم سب سیلیاں جو میٹرنے سے آئی ہیں

یہ حالت دیکھ کر دل ہی دل میں گڑھا کر رہی ہیں۔ مگر کیا کریں کسی پر بس نہیں چلتا۔ اگر

کچھ کسی کو سمجھاتی سمجھاتی ہیں۔ تو معاملہ اور بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کون جانے اس وقت

ہم یہاں رہنے بھی نہ پائیں اور پورا بستر باندھنا پڑے۔ اس وقت تم اکیلی رہ جاؤ گی۔

میرا۔ مگر یہ حالت آخر کب تک رہ سکتی ہے؟ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے۔ یہ چھپر چھپا

کبھی نہ کبھی مجھ کو جواب دینے کے لئے مجبور کرے گی۔ اور اس کا انجام میرے لئے خراب ہوگا۔ اور ہر میری ساس میرے نام پر او دھار کھائے بیٹھی رہتی ہے۔ اور میری تنگدستی اُودا بائی الگ ڈاٹ بتاتی رہتی ہے۔

کیتکی۔ ساس و متد تو جہنم کی بیرن ہوتی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور اب تو ان کو موقعہ ہاتھ آیا ہے۔

میرا۔ دکھیو۔ ان کو اس قدر بھی خیال نہیں ہے۔ کہ ایک کم سن لڑکی اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر ان کے یہاں آئی ہے۔ ساس کی دلجوئی کرنی چاہئے۔ نہ کہ اس طرح ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑنا چاہئے۔

کیتکی۔ وفا کی آس نہ رکھنا کبھی زمانے سے

جفا کریں گے وفا کے بھی یہ ہائے

میرا۔ بہت صحیح ہے۔ خیر میں نے تو کچھ اور سوچ رکھا ہے۔

کیتکی۔ وہ کیا ہے؟

میرا۔ اب یہ خیال ہے۔ کہ اگر کہیں گورو کا ورثہ ہو جائے۔ تو ان کے ست منڈ کالا بھانٹاؤں۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے منہ موڑ لوں۔

کیتکی۔ سنو میرا! سنبھل کر رہنا۔ تم چلی بھی ہو رید اس بھگت کی۔ وہ ذات کے چہار ہیں۔ رانا کا خاندان مغرور ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ان کے پاس آنے جلنے سے اور بھی نئی نئی معیتیں سر پائیں۔

میرا۔ نہیں پھلا ستم جو ڈھائے کوئی ہم ہیں مضبوط آزمائے کوئی

کیتکی۔ نندا اور ساس کا کرد کچھ خوف سر پہ تازہ بلا نہ آئے کوئی

میرا۔ سرکھن ہو کے آئے میدان میں جس طرح چاہے وہ ستائے کوئی
 کیتی کی۔ ریڈاس جی ہمارا جی آجکل چوڑی میں آئے ہوئے ہیں۔ ست سنگ کا موقع
 تو ہے۔ مگر میں دل میں ڈوری ہوئی ہوں۔
 میرا۔ ادکھلی میں سر دیا تو موہلی کا کیا ڈر۔ جب چھتے کو چھپڑا۔ تو بھڑوں کے ڈنس
 کا کیا خوف خطر۔ تو بتا۔ ہمارا جی کہاں اور کس جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں چل کر
 ان کا ورژن کر دوں۔ اور اپنا جتیم سچل کر دوں۔
 کیتی کی۔ محل کے آگے کی طرف آؤ۔ میل کے قریب ان کا نو اس ستھان ہے۔
 میرا۔ پھر ان کی خدمت میں چل۔ یہی دل کا ارمان ہے۔
 کیتی کی۔ بہت اچھا کل صبح وہاں چلنا۔
 میرا۔ (خوشی سے)

پایے ورژن ویکو آئے تم بن رہو نہ جائے
 جل بن کنول چندا بن رہی ایسے تم بن وکھیوں سجنی
 بیاکل بیاکل پھروں۔ رین ون برہ کیلے کھائے
 ۲ دوس نہ بھوک نیند نہیں رینا نگھ سے میرے نہ نکھلے بنیا
 کیا کموں کچھ کہت نہ آوے۔ مل کر تین بھائے
 ۳ کیا تر ساؤ انتر جامی آئے بلو کر پا کر سوامی
 میرا واسی صنم صنم کی پڑی تمہارے پائے

۱۷ رات۔ ۱۷ دن کو

۱۷ کیا

تیسرا کسین

رست سنگ - ریداس - میرا وغیرہ

میرا - ریداس جی کو پرنام کر کے بھجن - سا جن گھر آؤ میٹھا بولا

(۱) کب کی کھڑی کھڑی پتھرتاروں تھا میں آیا ہو سہی بھلا

(۲) آؤ سنگ سنگ سے مت مانو آیا میں سکھ رہا

(۳) تن من واروں کروں جو چھاو دیجو سیام موہیلا

(۴) اتر بہت بلب نہ نہیں کرنا آیا میں رنگ رہیلا

(۵) تیرے کارن سب رنگ تیاگا کاجل تیلک تولا

(۶) تم دیکھے بن کل نہ پرت ہے کر دھر رہی کپولا

(۷) میرا داسی جنم جنم کی دل کی گھنڈی کھولا

ریداس - کون ہے میرا؟ تیرا کیا حال ہے - تجھ کو کیوں اس قدر درد و
ملاں ہے میں نے تیرا حال سن رکھا ہے - تو کچھ فکر نہ کر - گر وہر گوپال کا من میں
وہ بیان دھر سب اچھا ہوگا -

بھجن

اب کیسے چھٹے نام رٹ لاگی

۱۔ شیریں کلام سے یہاں سے ہوتا ہے بے فکر ہے خوف سے آنے سے
۲۔ تناسل سے سوئے والا ہے بیتاب ہے دیر سے سبب سے پان سے ہاتھ لہ منہ
۳۔ گرہ

- | | | |
|---|----------------------------|--------------------------|
| ۱ | پر بھوجی تم چندن ہم پانی | جا کے انگ انگ باس سہمائی |
| ۲ | پر بھوجی تم گھن بن ہم مورا | جیسے چتوت چند چکورا |
| ۳ | پر بھوجی تم ویک ہم باقی | جا کی جوت برسے دن راتی |
| ۴ | پر بھوجی اتن موئی ہم وھاگا | جیسے سوئے ہی ملت سولہ |
| ۵ | پر بھوجی اتن سوامی ہم واسا | ایسی کھیتی کرے ویدا سا |
| ۶ | تو اس طرح اس کا وھیان کر | دل سے دور سب مان اپان کر |
- میرا - وصنیہ ہونا تھا!

بھجن

میرا من مانی سرت سبیل آسمانی	کب جب سرت لگے واگھری
کل تل نیل سن پانی	جیوں ہیئے پر تیر سم سالک
کسک کسک کسک کسکائی	رات دوس موہی نمینہ آوے
بھاوے ان نہ پانی	ایسی پر برہ تن بھتیر
جاگت رین بہانی	ایسا بید ملے کوئی بھیدی
ویس بدیس پھیانی	

۱۰ خوشبو ۱۱ گھنا جگل ۱۲ چراغ ۱۳ بتی ۱۴ جے ۱۵ رشتہ ۱۶ سونا
 ۱۷ روح ۱۸ خواہشمند ۱۹ آنکھوں ۲۰ دل ۲۱ درد ۲۲ طرح ۲۳
 دکھاوے ۲۴ رات ۲۵ گزری

- ۴ تاسوں پیرکوں تن کیری
۵ کھوجت پھروں بھید و گھر کو
۸ رید است سنت ملے موہی سنگو
۹ میں ملی جائے پائے اپنا
۱۰ میرا خاک خلق سرواڑی میں اپنا گھر جانی

رید اس - وصفیہ ہے میرا وصفیہ - تو گر وہر گویاں کی پیاری ہے - تیرا سہانک
کرشن مرادی ہے - بھگتی بھاؤ کی سچی کمائی کر - من سے دور سنسار اگما پائی کر
۱ ساپنی پریت ہم تم سنگ جوڑی
۲ جو تم باور تو ہم مورا
۳ جو تم دیوا تو ہم باقی
۴ نمھرے بھجن کٹا جم پھانسا
میرا - جو کی مت جامت جامت جا - پائے پروں میں میں چیری تیری ہوں

- ۱ پریم بھگتی کا پینڈا نیارا
۲ اگر چندن کی چتا رچاؤں
۳ جل بل بھی بھستم کی ڈھیری
۴ میرا کے پر بھوگر وہر ناگر
۱ ہم کو گیل تلے بتا جا
۲ اپنے ماتھ جلا جا
۳ اپنے اٹک لگا جا
۴ جوت میں جوت ملا جا

رید اس - رانی! ایسا ہی ہوگا - اس جیون میں تجھ کو راوہا کی بھگتی پاپت ہوگی -

۱ نہ اس سے ۲ درو سے ۳ کی لکھ آواگون ۴ اس سے بیان ۵ بھگتی ۶ گئی ۷
۸ بادل ۹ چراغ ۱۰ جاتری ۱۱ لکھ لوندی ۱۲ راہ

بھجن

۱ جو تم تو رو رام میں نہیں تو رو دل^۱ تم سنگ تار کون بدھی جو رو دل^۲
 ۲ تمہرے چرن کنول کا بھروسا تیرتھ برت نہ کروں ایسا^۳
 ۳ جہاں جہاں جاؤں تمہاری پوجا تم سا ویو اور نہیں ووجا^۴
 ۴ میں اپنا من ہری سوں جو رو دل^۵ ہری سوں جو ری سبن سوں تو رو پو^۶
 ۵ سب ہی پھر تمہاری آسا من کرم بچن کے ریداسا^۷
 میرا - دوہا پر بھوکا ٹو جہم بھیند تم نہیں جنت کی آس^۸

میرا تو ہر دم بھجے - رام نام پر فی سانس^۹
 ریداس - دوہا - ریداس کے جا کے پروے - رہے رین دن رام^{۱۰}
 سو بھگتا بھگونت سسم^{۱۱} - کرو وہ نہ بیاپے کام^{۱۲}
 میرا - دوہا - گھر میں تو جھکڑا چھا - نس دن باد^{۱۳} بواو^{۱۴}
 میرا کی پر بھو کیجے ویا مھر سے باد^{۱۵}
 ریداس - دوہا - ریداس رات نہ سوئے - دوس نہ کرئے سواو^{۱۶}
 اہی نس ہری کو سمرئے - چھانڈ سکل پر فی باد^{۱۷}
 میرا - دوہا - پیر رانی برہ کی - موسوں سہی نہ جائے^{۱۸}

۱۹ تو رو ۲۰ تو رو ۳۱ سلسلہ محبت ۳۲ جوڑوں ۳۳ دوسرا ۳۴ سے ۳۵ جوڑا ۳۶
 جوڑ کر ۳۷ سب ۳۸ توڑا ۳۹ بھگت ۴۰ طرح ۴۱ دن ۴۲ لذت ۴۳ راندن
 ۴۴ چھوڑ کر ۴۵ جھکڑا ۴۶ عشق ۴۷ مجھ سے

پین بچاؤ کے سہنے کی - کوئی سجن آئے
 ریداس - دوا - ہری سا ہیرا چھانڈ کر - کرے آن کی اس
 تے زہر کے جائیں گے ست بھاسے ریداس
 میرا - دوا - باہر بھتیروں دون لگی - ستگور گئے لگائے
 تن من جرمانی بھیا - مانی مانہ ملائے
 ریداس - دوا - انتر گتی راچی - نہیں - باہر کھتے اوا اس
 سوز زہر کے جائیں گے - ست بھاسے ریداس
 میرا - دوا - میرا واسی چرن کی - لیجے چرن لگائے
 جوگ جگت - نت نیم سب - وتکے موہی سمجھائے
 ریداس - دوا - ست جگ ست تریتا ہی جگ دوا پر پو جا چار
 تینوں جگ تینوں درڑے کلی میں نام اوار
 (میرا پر نام کر کے خوشی خوشی محل کو واپس جاتی ہے)

میرا تماشہ

پہلا سہن

رانا بکرماجیت - دیارام پنڈا - بیجا برگی - بنیا - گوجر - گورو وغیرہ

سہ گمی سہ دل سہ اور سہ آگ سہ جل کر سہ مضبوط ہوئے

غضب ہے غضب ہے غضب ہو گیا

ویا رام -

جو ہونا تھا افسوس سب ہو گیا

تبا کیا ہوا میں سنوں تیری بات

رانا -

ہوئی راج میں میرے کیا دار و ات

ہے چنوڑ میں ایک آیا چہار

ویا رام -

جو بے آبرو ہے ذلیل اور خوار

اُسے بھگت کہتے ہیں سب خاص و عام

ہے مشہور ریداس جی اُس کا نام

جسے دیکھئے وہ ہے اُس کا غلام

زمانہ میں اس کی مچی و صوم و هام

یہ دھتہ برا راج گھر کو لگا

یا اُس نے میرا کو چسپی بنا

نہیں! جھوٹ کتا ہے تو نا بکار

رانا -

نہیں ایسی باتوں کا کچھ اعتبار

یہ بنیا یہ گوجر ہیں میرے گواہ

ویا رام -

ورا پوچھ بھی دیکھئے ان سے آہ

کو کہتے کیا تم ہو؟ دیکھا ہے کیا

رانا -

بیاں تم کرو مجھ سے سب ماجرا

ہمارا ج! میرا گئی تھی وہاں

گوجر -

یہ ریداس آکر بسا ہے جہاں

کہ تھی کشکی باندی بھی اس کے ساتھ

نہیں اس میں شک ہے یہ سچی ہے بات

شریفوں میں ہوتی نہیں ایسی خو

ہست و پر دونوں میں تھی گفتگو!

کہاں رانی اور پھر کہاں یہ چسار کہاں برگ گل اور کہاں نوک خار
بیجا برگی۔ یہ سچ ہے کہ رانی گئی تھی وہاں

کہ شاید ہے اس بات کا ایک جہاں
یہ حرکت نہیں ہے کسی کو پسند
پہنچتا ہے عزت کو اس سے گزند

راتا۔ افسوس! بھائی کو مرتے دیر نہیں ہوئی۔ اور میرا نے یہ کیا سا تگ رچا
گوڑ۔ آپ کی ماں رانی صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا بڑی نٹ کھٹ ہے۔ وہ کسی کا
کنا بھی نہیں مانتی۔

راتا۔ ہاں! میری ماں کو اس قسم کی پہلے ہی سے شکایت ہے۔ وہ اس کو سبز
قدم اور منخوس بھی بتاتی ہے۔ مگر میں کیا کروں۔ وہ عورت ہے۔ میں سختی بھی نہیں
کر سکتا۔ ریداس بڑا مشہور بھگت ہے۔ رانی جھالی بھی تو اس کی چلی ہو گئی ہے
اور اس کی وجہ سے کئی براہمنوں اور کشتریوں نے اس سے دیکھنا کی جات پات
ناپوچھے کوئے۔ جو ہر بھگے سوہر کا ہوئے۔ وہ چار ہوا تو کیا اور برہمن ہوا تو کیا
ویا رام۔ ہمارا ج! آپ کی زبان سے یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ رانا کا خاندان
سورج بنی۔ رام چندر کی اولاد۔ ہندوؤں کا سورج۔ ہندو پت اور ایک
چمار کی شاگردی کا دم بھرے۔

راتا۔ بھگتوں کی قوم نہیں ہوا کرتی۔ نیچ نیچ سب تر گئے سنت چرن بولین
ذات ہی کے ابھمان سے بوڑے سکل بولین۔

ویا رام۔ آپ ایسا کہتے ہیں۔ افسوس زمانہ بدل گیا۔ جب ہندو پت کا یہ

خیال ہے۔ تو پھر میں ہو چکی نماز مصلّا اٹھائیے۔

رانا۔ پھر میں کیا کروں؟ تم کیا رائے دیتے ہو؟

ویا رام۔ میرا کو ابھی سے روک دیکھئے۔ وہ ریداس کے پاس جانے نہ پائے۔

رانی سے کہئے۔ اس کی نگرانی رکھیں۔ اپنی بہن اودا بانی کو مقرر کیجئے۔ وہ سمجھاتی

بجھاتی رہے۔ ہمارا رانی کی دو باندیاں ہیں۔ چپا اور چیلی۔ اُن کو میرا کا محافظ بنائیے

رانا۔ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو پھر کیا کیا جائے۔

ویا رام۔ مانے کیوں نہیں۔ وہ ابھی کمسن ہے جس راہ پر لگائیے۔ لگ جائے گی

ابھی وہ کوری گزی ہے جس رنگ میں رنگئے لگا۔ وہ رنگ چڑھ جائیگا۔

رانا۔ بہت خوب! میں ماں سے مشورہ لؤں گا۔ اور حتی الامکان اس کے روک

تھام کا انتظام کروں گا۔ تم لوگ بھی دیکھتے رہنا۔ کہ میرا ریداس جی کی کتھا میں جاتی

ہے یا نہیں؟

ویا رام۔ سب بچن۔ آپ کا حکم۔

(سر جھکا کر رخصت ہوتے ہیں)

دوسرا سین

محل۔ اودا بانی۔ چپا۔ چیلی۔ میرا وغیرہ

اودا۔ بھابی! تو ریداس جی کے یہاں جاتی ہے؟

میرا۔ پھر کیا ہوا؟

اودا۔ تو رانا کی رانی ہے۔ سب میں بڑی۔ تیرا خاندان سب سے اونچا ہے۔

تجھ کو کیا پڑی ہے۔ جو ان سا دھوؤں کی صحبت میں جاتی ہے۔ ہم سب تیرے
 عزیز و رشتہ دار ہیں۔ ہر وقت خدمت کے لئے طیار ہیں۔ تو وہاں نہ جایا کر۔
 میرا۔ بھجن۔ میرے گرد و گریباں دوسرا نہ کوئی (شیک)
 جا کے سر مورکٹ میرا پتی سوئی۔
 چھانڈوئی کل کی ریت کیا کرے کوئی
 آفسوؤں جل سینچ سینچ پریم بلی ہوئی
 آئی میں بھگتی کاج جگت دیکھ روئی
 او دابانی۔ تو کتنی ہے کیا؟ کیا ہم سب لوگ تیرے اپنے نہیں ہیں؟
 میرا۔ جھوٹا جگ کانا تا ہے۔ نہ کوئی کسی کا بندھو ہے۔ نہ بھراتا ہے۔ میں نے
 اسی وجہ سے دنیا سے اپنا من ہٹایا ہے۔ اور اس کو رام کے نام پر لگایا ہے۔

بھجن

میرے تو ایک رام نام دوسرا نہ کوئی
 بھائی چھوڑا۔ بندھو چھوڑا۔ چھوڑ سکا سوئی
 بھگت دیکھ راضی ہوئی جگت دیکھ روئی
 دوسری منہ گھرت کاڑھ لیوڑا روئی سچوئی
 اب تو بات پھیل گئی جانے سب کوئی
 دوسرا نہ کوئی سا دھو دوسرا نہ کوئی
 سا دھن سنک بٹھ بٹھ لوک لاج کھوئی
 پریم نیر سینچ سینچ مایا میل دھوئی
 ماکھن ماکھن مار لئی۔ چھا چھ پئے کوئی
 میرا رام لگن لگی۔ ہوئی ہو سو ہوئی

اے بھائی اے دوست اے کرے گا لے پودہ لے گئی۔

اودا بائی - بھابی! تو اسی عمر میں مجھ سے بہت سیانی ہے۔ تیری بھگتی و صفیہ ہے
مگر لوگ تجھ کو کیا کہتے ہیں۔ تو جانتی ہے؟

میرا - رہنس کر

بھجن

میرے من رام نام بسی تیرے کارن شیا مندر کل لوکاں منسی
کوئی کہے میرا بھئی باوری۔ کوئی کہے کل منسی
کھانڈو ہار بھگتی کی نیاری کاٹھے جم پھنسی
اودا بائی - بھابی میرا کل نے لگائی کمال۔ ایڈر گڈھ کا آیا جوا ولنبا
میرا - اودا بائی! تمہارے ہمارے ناتو نانہ۔ باسو بستیاں کا آیا اولنبا۔
اودا بائی - بھابی میرا۔ سادھاں کاسنگ نوار سارو سہر تمہاری تہا کرے
میرا - بائی اودا کرے تو پر یا جھکھ مارے۔ من لاگیو رمتا رام سوں۔
اودا - بھابی میرا۔ پرو فی موتیوں کا ہار۔ گنو پنورتن جڑاؤ کو۔
میرا - بائی اودا۔ چھاڈیو من موتیوں کا ہار گنا تو ہینو سیل سنتوش کو۔
اودا - بھابی میرا! لاجے لاجے گڈھ چٹوڑ۔ رانا جی لاجے گڈھ راجوری۔
میرا - بائی اودا! تار پوتار پو گڈھ چٹوڑ۔ رانا جی گڈھ کاراجوی۔
اودا - بھابی میرا! لاجے لاجے تھارا ماین باپ۔ پیر لاجے جو تھاروں میٹر تو۔
میرا - بائی اودا! تار پوتار پو ماین باپ۔ پیر تار پو جو میٹر تو۔

لے تیخ لے کاٹے گی لے تالاب لے گھر کو لے لے تمہارے ہمارے لے چو
لے سارا لے شہر لے برائی لے گالی کا نام

چھپا۔ میٹر تانی جی: رانا ناراض ہیں۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ آپ ساوھوؤں کی کتھامیں جائیں۔

میرا۔ میں نے سن لیا ہے۔ مگر رانا گر و ہر گوپال کتا ہے۔ ساوھوؤں کا سنگ کرو۔ چھپلی۔ آپ مالک ہیں۔ جو چاہیں سو کریں۔ ہمارا تو صرف سمجھانے کا کام تھا۔

میرا۔ بھجن۔ برجی میں کاہو کی نانہ رہوں (ٹیک) ۱
سکھوں ری سکھی تم چٹین ہوئی کے من کی بات کہوں

۲ ساوھ سنگت کری ہری لیوؤں۔ جگ سے میں دور ہوں

۳ تن من و من میرا سب ہی جاوے۔ بھل میرو میں لہوں

۴ من میرو لاگیو ہری کے بھجن میں سب کہ میں بول سکھوں

۵ میرا کے پر بھو گر و مہر ناگر۔ سنگور سرن رہوں

چھپا۔ رانی جی! رانا کا حکم ہے کہ ہم دونوں سکھی رات دن آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔

میرا۔ یوں کہو۔ کہ تم میرا کی چوکی پر ادینے آئی ہو۔ مجھ کو اس کی پرواہ نہیں۔ جو جس کے جی میں آوے وہ کہے۔ میں نے تو جو سوچا ہے۔ وہ کروں گی۔ اور کر دکھاؤں گی۔

غزل

جام شراب بھجودی اب تو پیا جو ہو سو ہو وامن عقل و ہوش سب چاک ہو جو ہو سو ہو

ملہ رو کی ملہ کسی کو ملہ نہیں ملہ سکھ ملہ بلکہ میرا سر لے لو ملہ میرا ملہ سر ملہ ملہ

عیش و نشاط کی ہوس باقی رہی نہ نام کو
 شرم و حجاب مٹ گئے ان سے غرض نہیں اہی
 دنیا کے قید و بند کو کرویا پاش پاش جب
 خواہش زسیت جب نہیں موت کا خوف کیا کریں

جان و گیز شاعر غم ول سے کیا جو ہو سو ہو
 راہ لگاپتی ناصحا اب ہمیں کیا جو ہو سو ہو
 اس سے نہ واسطہ رہا۔ بار خدا جو ہو سو ہو
 مسلک عشق میں جوئے آ کے فنا ہو سو ہو

تیسرا سین

راتا۔ بتاؤ ہے میرا کیا چال و حال
 دیار ام۔ کہیں کیا کہ ول اس کا مسموم ہے
 سمجھایا۔ بجھایا۔ منایا بہت
 مگر کام حکمت نہ آئی کوئی
 منانے سے ہرگز نہیں مانتی
 فقیروں کی صحبت ہے اسکو پسند
 وہ حرکت سے باز اپنے آتی نہیں
 نہ عزت نہ حرمت کا اس کو خیال
 رانا۔ غضب ہے کروں آؤ تدبیر کیا
 بیجا برگی۔ سزا دیجئے سخت رید اس کو
 پینا۔ کتھا وارتا کی مچائی ہے و ہوم
 موڈ بچپ و راست انسان میں

بیا آپ کو اس نے کیا اسنبھال
 کہ رانی بہت اس سے مغموم ہے
 رہ مگر بھی سے ہٹایا بہت
 ہے میرا میں حضرت برائی کوئی
 وہ کہتی ہے میں کچھ نہیں جانتی
 فحیحت نہیں ہوتی کچھ سو و مند
 کسی شخص کو دل میں لاتی نہیں
 نہ چھوڑے گی ہرگز کبھی اپنی چال
 حقیقت میں نادان ہے یہ بد بلا
 ابھی ہوش میرا کو یکدم میں ہو
 پس ویش ہر وقت ہے یک ہجوم
 عجب اس کی شان اور عیب ان میں

گور۔ مگر سوچ کر کیجئے گا یہ کام کہ رید اس ہے اس جگہ نیکنا
 وہ مفسد نہیں وہ ہے مرد خدا نہیں اُسے کی آپ کی کچھ خطا
 یہ میرا کا ہے بس سراسر قصور اُسے رکھئے رید اس سے دُور دُور
 گوجر۔ بتانا ہوں میں آپ کو ایک صلاح عمل کیجئے اس سے ہوگی فلاح
 رانا۔ بتا تیری بھی سُن توں میں بات کو تعجب نہیں اس سے کچھ سُوو ہو
 گوجر۔ ہر صبح کو میرے پاس مالی پھولوں کی ٹوکری لے جاتا ہے۔ اُس میں کوڑیا لا
 ناگ رکھوا دیکھئے۔ میرا اس کو ہاتھ لگائے گی۔ سانپ ڈس لے گا۔ اور اس کا
 کام تمام ہو جائے گا۔ نہ رہے بانس اور نہ بکے بانسری۔ سمجھانے سمجھانے سے
 کوئی کام نہ بکھے گا۔

رانا۔ بہت اچھا! ایسا ہی کر۔ یہ رائے مجھے بہت پسند ہے۔

چوتھا سین

(میرا۔ اودا۔ کیتیگی۔ مالی۔ ساس وغیرہ)
 مالی۔ ہمارا فی یہ ٹھا کر کے چڑھانے کے لئے پھول حاضر ہیں۔
 میرا۔ لاسا منے لا۔

اودا۔ ہاں ہاں خبردار ٹوکری کو ہاتھ نہ لگانا۔

میرا۔ کیوں؟

اودا۔ میں سُن چکی ہوں۔ پھولوں کے تلے سانپ چھپا بیٹھا ہے۔ گوجر نے

رانا کو صلاح دی۔ اور اس نے زہر ملا سانپ چھپانے کا حکم دیا۔

میرا۔ کیوں مالی! کیا یہ سچ ہے؟

مالی۔ جانی کی امان پاؤں۔ میرا قصور نہیں ہے۔

میرا۔ کشتکی! تو سنتی ہے۔ دیکھ! رانا جی اس طرح ظلم و ستم کرنے پر تلے ہوئے

ہیں۔ آج سے پوجا کے پھول تو اپنے ہاتھ سے لایا کر۔

کشتکی۔ جو آپ کا حکم! اب یہاں خیریت نظر نہیں آتی۔ جب رانا جی ایسے اچھے

انتھاریوں پر اتر آئے۔ تو اور کسی کو کیا کہا جائے۔

میرا۔ کو یہ رانا سے جل کے مالی یہ جو رو ظلم و غتاب کب تک

ستم یہ کب تک رہے گا ہم پر۔ رہیگا ہم پر غتاب کب تک

ہے جرم کیا؟ کیا خطا ہماری۔ یہیں یہ بدعت تمہاری کیونکر

بناؤ! یہ خاطر پریشان کیا کرے۔ اضطراب کب تک

نہیں کسی کو ستایا ہم نے نہ دل کسی کا دکھایا ہم نے

تم آنکھوں کو اپنی کھول کر دیکھو۔ ایسی غفلت کے خواب کب تک

مال کار جہان ہے فانی یہ چند روزہ ہے زندگانی

تموج بحر بے کراں پر نہ بھولو اس پر حجاب کب تک

نہیں کسی پر ہمیں بھروسہ۔ اُمید بھی کیا کریں کسی سے

چھپائیں کیا ول کا مدعا اس کے منہ پر ڈالیں نقاب کب تک

خدا سے ہم دل لگا چکے ہیں کہ اپنے آپ سے جا چکے ہیں

یہ باتیں ہیں سیدھی سچی رانا! کہاں کا شرم اور حجاب کب تک

غریب و بیکس ہوں۔ جیوا ہوں مصیبت و غم میں مبتلا ہوں
 کرو گے تم جان بوجھ کر حال میرا یونہی خراب کب تک
 مالی۔ رانی تھو کو معاف کرنا۔ میں بے خطا ہوں۔ کہنے کو تو میں سب کچھ کہہ دوں گا
 مگر رانا کے ساتھ جو دو چار آدمی رہتے ہیں۔ وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئیں گے
 تم ہوشیار رہنا۔ کون جانے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔
 میرا۔ تو جا۔ ایتھا کام کر جو مالک کی اچھیا ہوگی وہی ہوگا ر وہ جاتا ہے
 اووا۔ تھلے برج برج میں باری بھائی! مانو بات ہماری
 رانا روس کیا تھاں اوپر ساوھوں سنگ مت ماری
 کل کو واگ لگے جے بھابی تندیا ہوری بھاری
 ساوھوں سنگ رے بن بن کھٹکولاج گمانی ساری
 بڑا گھڑاں تھوں جنم لیو چھے ناچو دے دے تارھی
 برپا پو ہندوانوں سورج تھیں کائی من دھاری
 میرا گردھر ساوھ سنگ تچ چلو ہمارے لاری
 میرا۔ میرا بات نہیں جگ چھائی اووا بانی سمجھو سو گھر سیانی
 ساوھومات پتا کل میرے۔ سجن سنہنی گیانی
 سنت چرن کی سرن رین ون۔ ست کہوں میں بانی

۱۔ تم کو ۲۔ غصہ ۳۔ تمہارے ۴۔ داغ ۵۔ لکنا ہے ۶۔ گنوائی ۷۔ خاندان
 ۸۔ ہے ۹۔ تالی ۱۰۔ دور ۱۱۔ ہندوؤں کا سورج ۱۲۔ کیا ۱۳۔ چھپی

رات نے سمجھاؤ جاؤ۔ میں تو بات نہ مانی
میرا کے پر بھوگر وھرناگر سنتوں ہاتھ بکائی

اُودا۔ بھابی بولو بچن بچاری

سادھوں کی سنت وکھ بھاری۔ مانو بات ہمار ی
چھاپ نیک گلے ہار اتارو پرو ہار ہزار ی
رتن جڑت پرو آجھوشن۔ بھوگو بھوگ آ پاری
میرا جی تھیں سے چلو محل میں۔ تھالے سوگن ہمار ی
میرا۔ بھاؤ بھگتی بھوشن سجے۔ سبیل سنتوس سنگار
اوڑھی چوڑ پریم کی۔ گر وھر جی بھرتا ر

اودا بانی من سمجھ جاؤ اپنے دھام
راج پاٹ بھوگو تھیں ہمیں نہ تاسوں کام

راودا جاتی ہے،

میرا۔ مانا گورو گو بندری آن گورو نا پوجان رٹیک
ساس۔ اور جو پوجیں گور جا۔ تھے کیوں نہ پوجے گور
من بچیت پھل پاؤ سیو جی تھے کیوں پوجے اور

لے کو لے ہینو لے ہیاں سے لے پٹے لے قمت لے ہماری لے اس سوال و جواب
کا مطلب یہ ہے کہ ساس گنگور کی پوجا کرنا چاہتی ہے۔ میرا لکا کرتی ہے۔ ساس کہتی ہے تو نے
سب کو لاج دلایا۔ میرا کہتی ہے میں نے قتل و خون چوری نہیں کی۔ صرف نیکی کے راستہ پر چلتی ہوں وغیرہ
لے ہمارا لے اور لوگ لے گنگور لے گنگور لے تو لے گنگور لے حسب مراد

نہیں ہم پوجاں گورجیا جی۔ نہیں پوجاں ان دلو
 میرا پریم سنیہی گو بندو۔ تھے کاٹیں جانو ہمارو بھیتو
 ساس۔ بال سنیہی گو بندا۔ ساوہ سنت کو کام
 تھے بیٹی راتھور کی۔ تھاں نے راج دیو بھگوان
 راج گے جیانا کرنے ویجو۔ میں بھگتاں رہی واس
 میرا۔ سیوا ساوہ سنت کی رام من کی اس
 ساس۔ لاجے پیر ساوہ۔ ہایت فوں موشتال
 سب ہی لاجے میٹر تاجی۔ تھاں سوں جڑا کے سنسار
 میرا۔ چوری کراں نا مارگی نہیں ہیں کراں اکاج
 پنیا کے مارگ چاٹا۔ جھک بارو سنسار
 نہیں میں پیر ساوہ۔ نہیں پیاجی ری اس
 میرا نے گو بند لیا جی۔ گورو ملیا ریدا
 (ساس لاچار ہو کر جاتی ہے)

۱۔ دوسرا دیتا ۲۔ تم ۳۔ کیوں نہیں ۴۔ جاننچ ۵۔ ہمارا ۶۔ ڈر
 ۷۔ جس کو ۸۔ بھگتوں کی ۹۔ سسرال ۱۰۔ ماں کا گھر ۱۱۔ ماسی کا گھر
 ۱۲۔ میٹر تادانوں ۱۳۔ نقصان
 ۱۴۔ راہ ۱۵۔ چلتی ہوں ۱۶۔ سسرال
 ۱۷۔ شوہر کی۔

چوتھا تماشہ

پہلا سین

(رانا اور اس کے ساتھی)

دیوارام۔ کئی تدبیریں سوچیں کام لیکن کم نکلتا ہے
 نہ دم اس پر چلا آئے ہی دم اپنا نکلتا ہے
 گوڑ۔ اگر ہے ایٹھ ہے میرا گول پتھر کا ٹکڑا ہے
 جو چوب خشک ہو اس میں کہو کیا خم نکلتا ہے
 گوجر۔ ڈسیگا سانپ کب اسکو کہ وہ سا حیرت من ہے
 قسم ہے اسکے آگے سانپ کا خود خم نکلتا ہے
 بنیا۔ نہیں اسپر عداوت کا بھی ہرگز دانوں چلتا ہے
 عدو بھی رشتہ الفت میں مستحکم نکلتا ہے
 رانا۔ کہیں تدبیر کیا آخر کہ وہ بس میں میرے آئے
 تمہاری بات میں پہلے دروغم نکلتا ہے

دیوارام۔ ہمارا ج! میں کیا کہوں۔ آپ نے جن باندیوں کو میرا کی نگرانی کے لئے
 بھیجا تھا۔ وہ بھی اس کے دانوں میں آگئیں۔ وہ خود اس کے ساتھ سا دھو کی صحبت

میں جاتی ہیں۔ اور میں نے تو یہ بھی سنا ہے۔ کہ وہ ریداس کی چلی ہو گئیں۔ اور میرا
کی محبت کا دم بھرتی ہیں۔

بیٹیا۔ اُودا بانی سے بھی کام نہ کھنکھنے نہیں دیکھ پڑتا۔ اُسی نے میرا سے کہا تھا۔ کہ رانا
جی نے بھول کی ٹوکری میں سانپ چھپا کر بھیجا ہے۔ ہاتھ نہ لگانا۔

گو جبر۔ ہمارا فی نے چاہا تھا۔ کہ وہ محل میں چل کر گنگوڑ کی پوجا کرے۔ مگر میرا نے
صاف انکار کر دیا۔ وہ سوائے ریداس کی سنگت کے اور کچھ نہیں چاہتی۔ اور
کوئی اس کو باز نہیں رکھ سکتا۔

راتا۔ ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں نکلتا۔ سوچو! اب کیا کیا جائے۔ کہ
وہ ہمارے قابو میں آئے۔

دیپا رام۔ اگر وہ سمجھانے سے راہ پر آجائے۔ تو خیر! ورنہ زہر دے کر اس کا
کام ہمیشہ کے لئے تمام کر دیا جائے۔ میں میرا کے کمزور پہلو کو جان گیا ہوں۔
وہ چرنامرت پینے کی بڑی شائق ہے۔ اور جب اس کو زہر بلا ہل چرنامرت کے
نام سے دیا جائے گا۔ وہ اس کو پی جائے گی۔

بیٹیا۔ چپ۔ آہستہ آہستہ بات کرو۔ کوئی سنتا نہ ہو۔ دیوار گوش وارو
آہستہ لب بکھیاں۔

دیپا رام۔ اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر میں اپنا کام کسی نہ کسی طرح سے
کر ہی لوں گا۔

رانا۔ بہت اچھا! کل زہر کا پیالہ دو۔ میں بھی اسی رائے سے متفق ہوں۔

دوسرا سین

رویا رام کا نہرانا۔ میرا کا غٹ غٹ پی جانا،
میرا۔ اپنے آپ، ہائے گرد و گرد پال! تمہارے بھگت کو یہ دیکھ۔ آخر اس
ظلم و ستم کا باعث کیا ہے؟ کیوں میں ایسی ستانی جا رہی ہوں۔ میں نے کیا
کیا۔ جس کی یہ سزا مجھے مل رہی ہے۔ اس کے پر دے میں کوئی بات چھپی ہوئی ہے
جس کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ سا دھوؤں کے سنگ کا چھڑانا ایک بہانہ ہے۔

اچھا کیا ہوا۔ یہ بھی ایک طرح کا امتحان ہے۔

میرے دل میں آگ ہے مشتعل یہ تپ ورون کا نشان نہیں
یہ ہیں سبیل بحر ملال و غم کبھی اشک حشیم رواں نہیں
جو مرے کو مارے تو کیا کیا۔ جو جلا ہوا اس کا جلانا کیا
میں چلی ہوں موت کے منہ میں خود کہ قیام عمر رواں نہیں
یہ زمانہ نقش بر آب ہے نہیں آب سمجھو سرباب ہے
جو کبھی غور میں چور تھے یہاں آج ان کا نشان نہیں
کشتکی۔ ہارانی! آج راجا نے تم پر بڑی مہربانی کی ہے۔ ویارا م پٹرا آیا ہے
اور ٹھاکر جی کا چرنامہ لایا ہے۔ کتاب ہے کہ خود رانا نے بھیجا ہے۔
میرا۔ رہنس کر، خوب! بہت اچھا! لاؤز ہے نصیب۔ رانا کو چرنامہ
بھیجنے کی اچھی سوچ تھی۔

دیوارام - لیجئے - میں خود ہی لایا ہوں -

میرا - اپنی زندگی بھر میں آج تم نے پنڈے کا فرض ادا کیا -

اودا - بھابی - خبردار! یہ چرنامرت نہ پینا - زہر بلا ہل ہے - میں نے اس کا پتہ پالیا ہے -

میرا - بانی چپ - چرنامرت اور میں پینے میں عذر رکروں - یہ میرا امتحان ہے اگر یہ چرن کامرت ہے - تو میں جیتی رہوں گی - اور اگر نہ ہر ہے - تو یہ زندگی پیاری کس کو ہے؟ لاؤ جی - دونا چرنامرت کا کٹورا -

میرا - رویارام کے سامنے پی کر بہت اچھا - خوب ہوا -

بچن

رانا اتیس زہر دیا ہم جانی (ٹیک)
جیسے کینچن دھت گئی میں نکست بار پانی
لوک لاج کل کال جکت کو - دنی ہائے جس پانی
اپنے گھر کو پروا کرے - میں ابلا بورانی
ترکش تیر گلیو میرے ہیرے - گرگ گلیو سنکائی
سب ستن پر تن من داروں - چرن کل پشانی
میرا کے پر بھو گر دھر ناگر - واسی اپنی جانی

لے تونے لے سونا لے تپا یا جاتا ہے لے نکلتا ہے لے کندن لے حسب طرح
لے پاگل لے کلبے لے گھس لے پورا +

دوسرا بجن

۱ ششودیا رانا پاپو جانا کیوں رے پچھایو (ٹیک)
 بھلی بڑی تو نہیں کہیں۔ رانا کیوں ہے رے پچھایو
 تھالے ہانے وہیہ ویو ہے۔ جیوں روہری گن گایو
 ۲ کنک کٹورا لے بش گھولیو۔ دیا رام پنڈا لے آو
 اٹھی اٹھی تو میں نہیں دیکھیوں۔ کر چرنا مرت پاپو
 آج کال کی میں نہیں رانا۔ جد یہ برہمنڈ چھایو
 ۳ میٹر دھتیا گھر جنم لیو ہے۔ میرا نام پچھایو
 پر ہلاو کو پرنگیا راہی۔ کنبہ ہار بگیا وھایو
 ۴ میرا کے پرہو گروہر ناگر۔ جن کو برو بڑھایو

تیسرا بجن

۱ ہے ری موسوں ہری بن رہیونہ جائے
 ساس لڑے میری نند کھجائے۔ رانا رہیو رساے

۱ خاندان ششودیا کھتری کہلاتا ہے ۲ مجھ کو ۳ غصہ میں ۴ جینے ۵ مجھ کو ۶ شیر
 ۷ سونے ۸ زہر ۹ ادھر ادھر ۱۰ پی گئی ۱۱ عمر ۱۲ جلدی ۱۳ بھگت ۱۴
 جس ۱۵ مجھ سے ۱۶ چھپر سے ۱۷ زہر

پھر بھی راکھیو چو کی بٹھالیو۔ تالا دیو جڑ اٹھے
 پورب جنم کی پریت پرائی۔ سوکیوں چھوڑی جائے
 میرا کے پر بھو گر و ہر ناگر۔ اور نہ آدے میری ولے
 آوا۔ اری بھابی! تو نے زہر پی لیا۔ اب تک نہیں مری۔ ہائے میری
 بھابی! تو اب نہ جی سکے گی۔
 میرا۔ بائی! فکر نہ کر۔ میرے لئے موت نہیں ہے۔ میں نہ مروں گی۔ گر و ہر
 گویاں نے جس کام کے لئے مجھ کو جنم دیا ہے۔ وہ کر گزروں گی۔

بھجن

میرا گن بھئی ہری کے گن گائے
 سانپ پیارا رانا بھجیو۔ میرا ہاتھ دیئے جائے
 نہائے دھوئے جن دیکھن لاگی۔ سالگیاں گئی پائے
 زہر کا پیالہ رانا بھجیو۔ امرت دیکھ بنائے
 نہائے دھوئے جب پیون لاگی۔ ہو گئی امر آچائے
 سولہ سیج رانا نے بھجی۔ دیکھو میرا سلائے
 سانجھ بھئی میرا سوون لاگی۔ مانو پھول بچھائے

نہ تھن نہ لگائے نہ دیا نہ پی کر شہ خار واد۔

میرا کے پر پہن سدا سہائی۔ راکھے دھن ٹٹائے
 بھاؤ بھجن میں مست ڈولی۔ گر وحر پے بل جائے
 اودا۔ دروٹی ہوئی اچھا کر بھابی اچھا کر۔ میں نے تیرا بڑا پاپ کیا ہے۔
 میرا۔ کچھ نہیں تو نے میرا کیا نقصان کیا ہے۔
 اودا۔ ریادوں پکڑ کر، مجھ کو بھی اپنے ساتھ گروہنا کر کی داسی بنالے۔
 میرا۔ چل! کل کے دن گورو ریداس کے پاس۔
 چمپا۔ ہمارا بی بیہم پر بھی کر پاور شٹی ہو۔
 میرا۔ ہاں! تو بھی کل میرے اور کشیکی کے ساتھ گورو کے درشن کو چلو۔

تیسرا سین

(رانا اور میرا)

رانا۔ بھابی! میں نے تجھ کو بہت ستایا۔ مگر تو راہ پر نہیں آئی۔ کیا تجھ کو
 اپنے خاندان کی عزت کا پاس نہیں ہے؟
 میرا۔

بھجن

رانا جی میں سافورے سنگ راجی

۱۵ مدکار ۱۵ پھرتی ۱۵ اوپر کے مست ہوئی۔

ساج سنگار باندھ پگ لگھو گھرو
 کوک لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 کئی کو متی لئی ساوہ کی سنگیت
 بھگت روپ بھی ساچی
 گائے گائے ہری گے گن گن
 کال بیاں سوں با پچی
 آن بن جبک سب کھار سی لکھ
 اور بات سب کا پچی
 میرا شری گردہرن لال سوں
 بھگت رسیلی جا پچی
 رانا - خیر! اب جو ہوا سو ہوا - میرے ساتھ محل چل -
 میرا -

بھجن

رانا جی میں گردہر سے گھر جاؤں
 گردہر ہمارو سا پو پریتم - ویکیت روپ بھاؤں
 رین پڑے تب ہی اٹھ جاؤں - بھوڑ بھے اٹھ آؤں
 رین وناوا کے سنگ کھیلوں - جیوں ریکھے تیوں رجھاؤں
 جو پھراوے سوئی پھروں - جو دے سوئی کھاؤں
 میری اُن کی پریت پرائی - اُن بن کل نہ رہاؤں
 جہاں بٹھاوے تہاں میں بیٹھوں - نیچے تو پک جاؤں
 جن میرا گردہر کے اوپر - بار بار بل جاؤں

لے پاؤں لے چھوڑ کر سے رات دن لے موت لے سانپ لے بچی لے بے لذت
 لے لکھی لے سے لے جانی لے کے لے ہمارا لے صبح لے اس کے +

رانا - تو بھگتی بھاؤ کیا کر - میں روکنا نہیں چاہتا - ہاں محل سے باہر جانیکا
 حکم نہیں ہے -
 میرا -

بھجن

رانا جی میں تو گو بند کا
 چرنا مرث کو نیم ہمارو
 ہری مندر میں نرت کر اسیا
 رام نام کا جہناج چلا سیا
 یہ سنسار بار کا کاٹنا
 میرا کے پر بھوگر و ہر ناگر
 رانا - دیکھ بجابی اکنا مان جا - ضد اچھی نہیں ہوتی - یہ پاگل پنے کا
 کام ہے -

بھجن

رام تے اناک راچی
 رانا میں تو سانو پیا رنگاچی
 جاناں پکھاوج مردنگ باجا
 ساوہوں رے سنگ ناچی

لے جانا لے ناچ لے بجانا لے جہاز لے چلا یا لے جانا لے بول لے اُس کی
 لے کے لے مست ۔

کوئی کے میرا بھی ہے باوری کوئی کے مدد مانی ہے
 دیش کا پیالہ تیس نے بھیجو امرت جان پیاسی
 میرا کے پرہو گر دہر ناگر جنم جنم کی واسی
 رانا - تو جانتی ہے کہ میں رانا ہوں - سب میرے حکم پر چلتے ہیں -
 تجھ کو بھی میرا حکم ماننا چاہئے -
 میرا -

بھجن

رانا جی اب نہ رہوں گی تیری ہٹ کی ہے
 ساوہ سنگ موہی پیار الاگے لاج گئی گھونگھٹ کی
 پہر مٹیرتا چھوڑا اپنا - سرت زرت دواؤ چٹکی ہے
 ہار سنگار سمی لے اپنا چوڑی کر کی پٹکی ہے
 میرا سوہاگ اب ورسا موکھ اور نہ جانیں گھٹ کی
 محل اٹا رانا نہیں چھئے ساڑی ریشم پٹ کی
 ہوئی دیوانی میرا ڈولے کیسے تاج سب چٹکی
 رانا - دیکھ ایہ بدنامی اچھی نہیں - تجھ کو بچھتا نا پڑے گا۔

لے غو دیر سے مست لے کرنے لے منع کی ہوئی لے کھل گئی لے ہاتھ لے ہاتھ لے
 پھوڑی لے نظر پڑا لے مجھ کو لے دوسرے لے بال

محسن

رانا جی مجھے یہ بدنامی لگی میٹھی (رٹیک)

کوئی نندو کوئی بندو میں چلوں گی چال انوٹھی

سانگری گلی میں شگور ملیا کیوں کہ پھروں آ پوٹھی

شگور سنگ بات موہی کرتے دُرجن لوکاں ڈیٹھی

میرا کے پر بھوگر دھرناگر دُرجن جلیں انگیٹھی

رانا۔ اگر تو نہیں مانتی۔ تو جانظر سے دور ہو جا۔ میٹر تے چلی جا۔ یہاں تیرا

رہنا اچھا نہیں ہے۔ یہ میرا آخری حکم ہے۔ کاش تو مر گئی ہوتی۔ تو اچھا ہوا

ہوتا۔ یہ بدنامی پسند نہیں ہے۔

میرا۔ بہت خوب! تم راجہ ہو۔ یہ تمہارا ویس ہے۔ تم مجھ کو بلا وطن کرتے ہو۔

میں یہاں نہ رہوں گی۔ تم راجا ہو۔ اپنی پر جا کے سوامی کہلاتے ہو۔ تم نے مجھ کو

مر جانے کا حکم دیا ہے۔ تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔ مگر میں میٹر تا کیا جاؤں۔

ابھی میٹر تا ہو آئی ہوں۔ لوگ کیا کہیں گے۔ اس لئے اب آپ کا آخری

حکم سن کر جو جی میں آئے گا۔ کروں گی چپوڑ میں نہ رہوں گی۔ اور نہ کبھی

واپس آؤں گی۔

بھجن

کرم گت ٹارے نا ہی ٹرے
 ست باوی ہر چنڈر سارا جہ
 پانڈو کے پر بھو سدا سہائی
 یگیہ کیا ملی لین اندر اسن
 میرا کے پر بھو گر دھرتا گر
 (دینا جاتا ہے)

پانچوان تماشا

پہلا سین

امیرا بڑھے ہوئے دریا کا کنارہ

لہ پانی لہ ہڈی لہ لہ لہ چلے لہ زہر *

میرا۔ اپنے آپ رانانے ویں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ راجپوت اور راجپوتیاں
 راجہ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ اودھی رات کے وقت میں گھر سے نکلی شیر اور جھتوں کا
 ڈر نہیں کیا کیسی بھیا تک اور اندھیری رات ہے۔ ہا کرشن! یہ میری حالت! تم کو
 کیسے صبر آتا ہوگا۔ میں نے اس حکم کی خبر نہ کی تھی کووی نہ اودا کو۔ کون جانے۔ وہ کیا
 سوچتی ہو گی ممکن تھا کہ وہ جلا وطنی میں میرا ساتھ دے۔ مگر مجھے کو یہ منظور نہیں
 تھا۔ اب تو جو ہونے کو ہے ہو کر رہے گا۔ کون کس کا ساتھی کون کس کا دوست؟
 اگر قسمت میں بدلا ہوتا تو میری ماں کیوں مرنے۔ اور بھوج راج کیوں اتنی جلدی
 مجھ سے جدا ہو جاتے۔ رانا سا نکا ہی کیوں بار کے مقابلہ میں شکست کھا کر
 جان سے اس طرح ہاتھ دھوتا۔ ان سب کی موتیں میری مصیبت کا پیش خیمہ
 تھیں۔ اچھا مالک کی موج۔ ہری کی اچھیا۔ یہ بھی ہمیشہ نہ رہے گی۔

زندگی کی راہ میں ساتھی ہے یہ دل چند روز
 سوئے جاناں چلتے ہیں منزل بہ منزل چند روز
 چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا پاکھ ہے
 باغ میں دنیا کے ہے شورِ عناول چند روز
 وصلے کو پست میں ہونے نہ دوں گی حشر تک
 جس کو دیکھا تھا مزاحم اور مقابل چند روز
 سختیاں جھیلیں۔ سہی ہیں آفت و ایذا بہت
 ہے یہ بے شک امتحان طاقت دل چند روز
 یا خدا بہت عطا کر اپنے فضل و رحم سے

میں رہوں سو جان سے اس مہوش پہ مائل چند روز
 چوڑے سے بھاگ کر اتنی دوندل آئی۔ برسات کی رات ہے بجلی کرطک رہی ہے
 مور پیسے شور مچا رہے ہیں۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا ہے۔ سامنے دیا بہتا ہے
 پار بھی جاؤں۔ تو کیسے جاؤں۔ نہ ناؤ ہے نہ بیرٹا ہے کم سن اور کمزور عورت اور
 اس کی تنہی سی جان پر یہ آفت۔

غزل

آئی بلا ہے جان پہ میرے ہزار آج
 بے چین و مضطرب ہے دل بے قرار آج
 کالی گھٹائیں چھائی ہیں کس زور شور سے
 ہم شکل ہو گئے سبھی لیل و نہار آج
 کس سمت کا ارادہ کروں سوچتا نہیں
 گھبرا رہا ہے دل بھی میرا بار بار آج
 زندہ ہوں میں یا دفن ہوئی خاک کے تلے
 کیا؟ کدے کوئی آگیا روز شمار آج
 یارب! مدد کا وقت ہے کر میری تومدو
 کرتی ہوں میں کرم کا تیرے انتظار آج
 لانے اشارہ اشارہ میں مجھ کو مرنے کا حکم دیا تھا۔ اب اس سے بہتر کیا موقع ہوگا
 دریا طغیانی پر ہے۔ کیوں نہ اس میں کود پڑوں۔ سسک سسک کر جان دینے
 سے کیا فائدہ۔ گر وہر گویاں! تیری جے ہو۔
 (رکود پڑتی ہے)

دوسرا سین

صبح کا وقت - دریا کا کنارہ - میرا اور گوال بال چہ واپس ہے
ایک لڑکا - یہ لاش رات کو بہ کر آئی ہے - پانی کی لروں نے اس کو کنارے
لا کر ڈال دیا ہے -

دوسرا لڑکا - یہ عورت کی لاش ہے مگر دیکھ! کیسی خوبصورت ہے! کچھ سکھ دے
تیسرا لڑکا - نہیں نہیں - یہ مردہ لاش نہیں ہے - کچھ کچھ سانس آتی ہے -
چوتھا لڑکا - چلو - اس کو گرمی پہنچاؤ - تعجب نہیں کہ جی اٹھے -
لڑکوں کے سینک سے میرا آنکھیں کھول دیتی ہے -

میرا - میں یہاں کہاں؟

ایک لڑکا - تجھ کو لہری لائیں یہاں -

دوسرا لڑکا - تن میں نہیں ہتی جاں -

تیسرا لڑکا - گرمی پانے سے تجھ میں آتی تاب و تواں -

چوتھا لڑکا - تو کون ہے بنا کچھ اپنا نشان -

میرا - آنکھیں مل کر، آہ! اب یاد آتی - میں میراں باقی ہوں - میں جا رہی تھی

برندائن - راہ میں حائل ہو اور یا اور گھناہن - دریا میں گر پڑی اور بہہ کر یہاں آ

گئی - تم بتاؤ - برنداہن کدھر ہے؟

ایک لڑکا - کیا تو ابیری ہے -

میرا - ہاں! میں بھی ابیری ہوں -

دوسرا لڑکا۔ چل ہمارے گھر۔ ہم ہیں گے تیری خبر۔

تیسرا لڑکا۔ جب اچھی ہو جائے گی۔ تو پہنچا دیں گے بند راہن کے نگر۔
میرا۔ اب میں اچھی ہوں۔ مجھ کو بیماری نہیں ہے۔

چوتھا لڑکا۔ اچھا یہ دودھ پی لے جس سے بدن میں طاقت آجائے۔
میرا۔ (دودھ پی کر) تم کون ہو؟ کس قوم کے لڑکے ہو۔ آدمی ہو کہ دیوتا ہو؟
لڑکے۔ (سہنس کر) ہم بال گوپال ہیں۔ یہاں گائیں چلنے آتے ہیں۔
میرا۔ تو اب مجھ کو بند راہن کی راہ دکھا دو۔ سیدھا راستہ بتا دو۔

لڑکے۔ نو گھرا مت۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی تیرے ساتھ چلے گا۔ ذرا بھیر۔ ہم
اپنے ماں باپ سے اجازت لے آئیں۔

میرا۔ تم گائیں چراؤ۔ میرا دھیان نہ لاؤ۔ میں اکیلی جاؤں گی۔

ایک لڑکا۔ ہرگز تو سفر میں تنہا مت جا۔ عورت کا یہ کام نہیں۔

دوسرا لڑکا۔ راہ کٹھن ہے۔ اس منزل میں چین نہیں آرام نہیں۔

تیسرا لڑکا۔ ہم سب سچے خاوم تیرے ریاکار و خود کام نہیں۔

چوتھا لڑکا۔ کہا مان لے میرا اپنا۔ سفر کا یہ منہ کام نہیں۔

میرا۔ چلی جاؤنگی میں بند راہن فکر نہ دل میں آکر و۔ تم سا اس دنیا میں لڑکوں کو کوئی نیک کام نہیں

ایک لڑکا۔ اچھا بھائیو! تم سب یہاں ہی رہو۔ میں میرا کو بند راہن پہنچا کر واپس آؤنگا

میرے ماں باپ کو سمجھا دینا۔ گھرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ عورت کرشن کی

تھکتی ہے۔ اس کی مدد کرنا دھرم ہے۔

باقی تین لڑکے۔ بہت اچھا۔ جاؤ۔ میرا کو پہنچا آؤ۔

میرا۔ رٹ کے ساتھ گاتی ہوئی بزدرا بن جاتی ہے)

بھجن

نند نندن بلمائی بد رٹا نے گھیری مائی رٹیک
 اُت گھن لورجے اُت گھن گرجے چمکت بجلی سوائی
 اُمنڈا اُمنڈا چھوٹا سے آئے پون چلے پور وائی
 واور مور پیہا بولے کوئل کوک سنائی
 میرا کے پر بھوگر دھر ناگر چرن کل چت لائی

بھجن

منوار و باد آئے رہے۔ ہری کا سند پسا لائے رے (رٹیک)
 واور مور پیہا بولے کوئل کوک سنائی رے
 کالی اندھیاری بجلی چپا کے برہن اُتی ورپاے رے
 گاجے باجے پون مدھریا میہا اُتی جھڑ لائے رے
 کالا ناگ برہ تن پھونکے میرا کے من بھائے رے

میرا سہین

(بزدرا بن۔ روپ گوسائیں کا مٹھ۔ ساوہو سراج)

میرا۔ (بزدرا بن میں)

بھجن

بتا دے سکھی کون گلی گئے سیام (رٹیک)

سہ بادل سہ ادھر سہ چاروں طرف سہ ہوا سہ پورب کی لہ مینڈک سہ بہت سہ اچھی

ڈھونڈت ڈھونڈت دیر بھئی ہے۔ ملے نہ موہی گھنیشام
 گوکل ڈھونڈھی۔ میں متھرا ڈھونڈھی۔ بند رابن ہوئی شام
 مدھون میں شیا ما بھسی بجاوے۔ سن سن من ہر کھان
 میرا کے پر بھوگر دہر ناگر۔ آئے ملو ایہی جام
 روپ گو سائیں۔ (اپنے چیلے) ساوھو! یہ کون ٹریلی راگ گارہا ہے
 جس کو شن کر طبیعت کو وجد آتا ہے۔

ساوھو۔ ہاراج! میواڑ سے ایک بھگتنی آئی ہے۔ آپکا ورشن کرنا چاہتی ہے۔
 روپ گو سائیں۔ افسوس! اُس سے جا کر کوہ میں نے پر ن کیا۔ کسی عورت سے نہیں
 ساوھو۔ میں نے اُس سے یہ کہا تھا۔ اُس نے یہ جواب دیا۔ کہ میں نے سنا ہے
 بند رابن میں صرف ایک گر دہر ناگر پرش ہیں۔ باقی سب سکھی روپ ہیں۔ آج یہ معلوم
 ہوا۔ کہ ان کے اور بھی پٹی وار موجود ہیں۔

روپ گو سائیں۔ ہاں! کیا اُس نے ایسا ہی کہا ہے۔
 ساوھو۔ جی ہاں! اُس نے ایسا ہی کہا ہے۔

روپ گو سائیں۔ تب تو وہ کوئی بڑی واقفکار بھگتنی معلوم ہوتی ہے چلو!
 میں اُس کے ورشن کو خود ہی چلتا ہوں (وہ باہر آکر میرا کونٹسکار کرتا ہے) نمسکار ہے
 تجھ کو میرا۔ تو کرشن سرپ اور راوہا سرپ ہے۔ میرے اپراوہ کو چھما کرنا۔
 میرا۔ دھنیہ ہے ہاراج! آپکا ورشن پا کر میں کرتیہ کرتیہ ہو گئی۔

ساوھو ملے صاحب ملے انتر رہی نہ رکھ
 کیر سنگت ساوہ کی صاحب آویں یا
 منسا باچا کر منسا ساوہ صاحب ایک
 لیکھے میں سوئی گھڑی باقی کے دن یا

روپ گوسائیں۔ کیا آپ بندرا بن میں رہنا چاہتی ہیں؟
میرا۔ یہ گروہر گوپال کے بہار کی جگہ ہے۔ تیر تھک کرنے آئی ہوں۔ کچھ دن بعد
دوار کا میں جا کر بسرام کروں گی۔

روپ گوسائیں۔ اچھا! مٹھ میں چلے۔ ساوہو جنوں کا سماج اکثر ت ہے
میرا۔ بہت اچھا ر میرا گوسائیں کے ساتھ اندر جاتی ہے۔
ساوہو سماج۔ (بھجن کیرن میں) بھجن

مرلی دھن گاجا سور سرت سر سا جا (ٹیک)

زکھت کھول۔ میں نہ۔ اوپر شہر انا ہر

سن دھن میل مکر میں مانجا۔ پایا امین رس حجا حجا

سورٹ سندھ سووہ ست کا جا۔ لکھ لکھ سنت سما جا

گھٹ گھٹ کچ پنج جہاں چھا جا۔ پنڈر برہمنڈ برا جا

پھوڑ آکاش الل پچھ بھا جا۔ الٹ کے آپ سما جا

ایسی سرت زکھ نہ اکثر۔ کوٹ کرشن نہاں لا جا

سور واس سار لکھ پایا۔ لکھ لکھ اکا یا

شگور لگن گلی گھر آیا۔ سندھ میں بند سما یا

میرا۔ رخو دست ہو کر کافی ہے ابھن

۱ سور واس ۲ روح ۳ تالاب ۴ بچانا ۵ آنکھ ۶ آکاش ۷ آئینہ ۸ صابیا ۹ طرت

۱۰ گاڑ ۱۱ روح ۱۲ سندھ ۱۳ بنا کر ۱۴ کام ۱۵ دل ۱۶ کل ۱۷ کثیر ۱۸ کھے ہوئے ۱۹

۲۰ جسم ۲۱ کائنات ۲۲ موجود ۲۳ دھنک ۲۴ بھاگا ۲۵ آپ میں ۲۶ سمایا ۲۷ لانا ۲۸ فی ۲۹

۳۰ کام ۳۱ غیر جسم کے ۳۲ بوند

بھجن من چرن کنول انبا سی
 جو کچھ دیکھے دھرن گنگن وج تے تو سب اٹھی جاسی
 کہا بھو تیرتھ ورت کیئے کہا لئے کروٹ کا ہنسی
 یا دیوی کا گرہ نہ کرنا مانی میں مل جاسی
 یا سنسار چہر کی باجی سانجھ پرے اٹھ جاسی
 کہا بھو ہے مہکوا پھرے گھر تیج بھئے سنبا سی
 جوگی ہوئے جگت نہیں جانی اٹھی جنم پھر آسی
 ارچ کروں ابلا کر جو رے سیام تمہاری واسی
 میرا کے پر بھو گروہر ناگر۔ کاٹو جم کی پھانسی
 بھجن نمبر ۲

رام نام رس پیجے منوا رام نام رس پیجے
 تیج کو سنگ ست سنگ پیٹھنت ہری چرچا سن پیجے
 کام کرو وہ مد لو بھ موہ کوں چپت سے تیاگ سب وتیجے
 میرا کے پر بھو گروہر ناگر۔ تا ہی کے رنگ میں پیجے
 بھجن نمبر ۳

ایسی لگن لگائے کہاں تو جاسی (ٹیک)
 تم دیکھے بن کل نہ پرت ہے تلیچھ تلیچھ جیا جاسی

لے زمین لے آسمان لے اٹھ جانوالے لے کیا ہوا نہ بنا رس لے اس لے غور لے چور
 لے ہاتھ لے چھوڑ لے بری صحبت لے جاتی ہے لے تڑپ

نیرے خاطر جو گن ہوں گی کروٹ لوں گی کاسی
میرا کے پر بھوگر و ہر ناگر چرن کنول کی واسی

بھجن نمبر ۴

تمہارے کارن صب سکھ چھوڑو اب موہی کیوں ترساؤ
بمہ نبھا لاگی آ رہے اندر سو تم آئے بھاؤ
اب چھوڑے نہیں بنے پر بھوجی ہنسکر تڑپے بلاؤ
میرا واسی جنم جنم کی اناک سوں اناک لگاؤ

بھجن نمبر ۵

کوئی کچھو کچھو کے سن لاگا (ٹیک)
ایسی پریت لگی من موہن جیوں سونے میں سوہاگا
جنم جنم کا سویا منوا۔ مستگور شبدر سن جاگا
مات پتاست۔ کٹم قبیلہ۔ ٹوٹ گیا جیوں تاکا
میرا کے پر بھوگر و ہر ناگر بھاگ ہمارا جاگا

چھٹا مناشہ

پہلا سین

(مپواڑ۔ رانا کا محل۔ دیوان و دوسرے اہکار)

رانا۔

بہت نازک ہے حالت میری ہنگامہ ہے محشر کا
خدا تک کیا ورق پہنچا میرے عصیاں کے دفتر کا
تمیز و عقل کھو کر ہو گیا دیوانہ کی صورت
خبر ہے پاؤں کی مجھ کو نہیں کچھ ہوش ہے سر کا
یگانے بن کے بیگانے ستاتے ہیں ڈراتے ہیں
نہ باہر کا سہارا ہے ٹھکانہ بھی نہیں گھر کا
ہمیشہ خنجر و تیرالم کے وار ہوتے ہیں
مگر پھر بھی اثر کوئی نہیں کیا دل ہے پتھر کا
شب تاریک کے طوفان میں کشتی غرق ہوتی ہے
ٹھکانا بادباں کا کیا! سہارا کیا ہو لنگر کا

دیوان۔ ہمارا ج! آپ باپا راؤل کے جانشین ہیں اس قدر مایوسی اور حیرانی کی
کون سی بات ہے۔ لڑائی جھگڑے کشتریوں کی میراث ہیں۔ آپ کو اس کی فکر نہ کرنی
چاہئے۔ ہم لوگ جان و دل سے خدمت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

رانا۔ مجھ کو اس کا مطلق خیال نہیں۔ خیال کسی اور بات کا ہے۔

دیوان۔ وہ کیا ہے؟

رانا۔ کیا کموں۔ نا تجربہ کاری و بے مصاحبوں کے مشورہ سے میں نے
میرا پر سخت سخت ظلم کئے ہیں۔ رہ رہ کر مجھ کو افسوس آتا ہے۔ تمام میواڑ یک زبان
ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ یہ برب خرابیاں میرا جیسی کھلتی کوستانے کا نتیجہ ہیں۔

دیوان۔ ہاں! لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔

رانا۔ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

دیوان۔ میرا کا نام میواڑ میں پہلے اس قدر مشہور نہیں تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ میں نے سنا ہے۔ وہ اب دوار کا جی میں ہے۔ اور رنجپور جی کے مندر کی میواڑ میں کرتی ہے۔ دوار کا جی کا حال تو نارائن جانے۔ میواڑ کی گلی گلی میں اُس کے بھجن گائے جاتے ہیں۔ ادھر غٹ کے غٹ آدمی اُس کے ورشن کو دوار کا جی چلے جا رہے ہیں۔

رانا۔ میری کم نختی و بد نصیبی! کہ میں نے اس معصوم کی قدر نہیں کی۔ اور ناحق اسکو ستا دیا۔
دیوان۔ مگر اب افسوس کرنا لا حاصل ہے۔

رانا۔ کیا کوئی تدبیر ایسی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ پھر رنجپور کو واپس آ سکے۔
دیوان۔ مجھ کو امید نہیں۔

رانا۔ کیوں؟

دیوان۔ اس لئے کہ اُس نے میواڑ کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا ہے۔ اور قسم کھا چکی ہے۔ کہ اب ادھر کا رخ نہ کرے گی۔

رانا۔ افسوس! اس میں بھی میرا ہی قصور ہے۔ لیکن مجھ کو امید ہے۔ کہ اگر میں جن کو خود معذرت کروں۔ اور اُس سے آنے کی درخواست کروں۔ تو وہ آجائے گی۔
اس وقت یہ بدنامی کاٹیکا میرے ماتھے سے دور ہو جائے گا۔

دیوان۔ تب ایسا ہی کیجئے۔

رانا۔ اچھا۔ کل ہر دوار جانے کی طیاری کرنا چاہئے۔

دیوان۔ ہنر۔

دوسرا سین

رو دار کا۔ لہ پوڑ جی کے منہ کی بیڑھی پچھن کافی ہوئی میرا۔ لانا اور اس کے ساتھی حقیر نہ لباس
میرا۔ (گھاتی ہے)

عزل

ملکن نہیں کہ رازِ محبت عیاں نہ ہو دل میں ہے عشق کیسے لبوں پر فغاں ہو
کیا مجھ کو ہو اُمید بھلائی کی غیر سے تو مہرباں نہیں تو کوئی مہرباں نہ ہو
کیونکر جفا کا اور وفا کا ہو اعتبار مد نظر جو ان کا کبھی امتحاں نہ ہو
دل میں ہوس ہے عشق میں ہوں تیرے بونٹا دنیا میں میرا نام نہ ہو اور فشاں نہ ہو
وحدت کے میکدہ میں پلا سا قبا وہ جام ہماں نہ تیرا ہوں میرا تو میرزاں نہ ہو

بھجن منیرا

ہے ری میں تو پریم دیوانی - میرا درد نہ جانے کوئے (ٹیک)
سولی اوپر سیج ہماری کس بدھی سونا ہوے
گلن منڈل پر سیج پیا کی کیونکر ملنا ہوے
گھائل کی گنتی گھائل جانے کے جن لائی ہوے
جوہری کی گنتی جوہری جانے کے جن جوہر ہوے
وَر کی ماری بن بن ڈولوں بید ملا نہیں کوے
میرا کے پر بھو گر دھر ناگر جب بید سنو یا ہوے

بچن نمبر ۲

گوشت کھٹوں ملے پیا میرا (ٹیک)
 چرن کل کو سنس سنس دیکھوں۔ راکھوں نیند نہ میرا
 نرکھن کی موہی چاؤ گھنیری کب دیکھوں مکھ تیرا
 بیا کل پران دھرت نہیں دھیرج۔ مل تو میت سویرا
 میرا کے پر بھو گو دھر ناگر۔ تاپ۔ تپن بہتیرا
 رانا۔ راج بھگتنی! تجھ کو منسکار۔
 میرا۔ (چونک کر) منسکار سا دھو منسکار۔
 رانا۔ تیری جے ہو۔

میرا۔ سا دھو! میں غریب کنگالنی ہوں۔ آپ کو کیا بھینٹ دھروں؟
 مظلوم ہوں ستانی ہوں آفت رسیدہ ہوں
 بے ہوش و بے خواہس ہوں از خود رسیدہ ہوں
 بے بس ہوں بے نوا ہوں گدا ہوں فقیر ہوں
 سوز تپ درد سے میں دل تپیدہ ہوں
 رانا۔ سر سے گڑھی اتار کر اور قدموں میں تھک کر، میں معافی مانگتا ہوں۔
 میرا۔ رانا کو پہچان کر، راجن! تم یہاں کہاں؟
 رانا۔ جہاں ہوں دل پریشاں بہت شرمسار ہوں
 اعمال زشت و بد سے ذلیل اور خوار ہوں
 کرو و معاف میرے قصوروں کو جان کر۔ میخانہ گناہ کا میں بادہ خوار ہوں

میرا۔ مہاراج! میں دل سے تم کو معاف کرتی ہوں۔ جو کچھ ہوا۔ وہ کرشن مراری کی
بیلانہی۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم چٹوڑ کو واپس جاؤ۔ راج کاج کے کام
کو۔ میواڑ کی حالت خراب ہے۔ تم کو چٹوڑ سے باہر آنے کا موقعہ کہاں تھا؟
رانا۔ تم چٹوڑ واپس چلو۔ یہی دل کی آرزو ہے۔

میرا۔ یہ کیوں؟ میں نے راجہ کا آخری حکم سن کر وطن کو خیر باد کہہ دیا۔ مجھ کو زندہ
نہ سمجھو۔ مرنے والے ہوں۔ بے جان لاش کو چٹوڑ لے جا کر کیا کرو گے۔ بہتر ہے۔ وہ
دوار کا اسی میں پیوند زمین ہو۔ اب میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔
رانا۔ یہ سچ ہے میں نے ناوانی کے بس ہو کر ظلم کئے۔ پچھتا رہی ہوں۔
میرا۔ گردہزنا اگر تمہارا کلیان کریں۔

رانا۔ گردہزنا اگر اس وقت مجھ پر مہربان ہونگے۔ جب تم وطن کو واپس
چلو گی۔

میرا۔

ہوئی وحشت چمن سے جنگل و کوہسار میں آئی
لگی ٹھوکر قدم کو راہِ ناہموار میں آئی
نہیں ہے جھوٹ سودا کی اگر کوئی کہے مجھ کو
کہ سودا عشق کا لینے کو اس بازار میں آئی
جگر دل جسم و جاں سب نذر شاہِ عشق میں رانا
تمہاری سلطنت سے اب تو اس دربار میں آئی
نہیں دنیا سے مطلب ہے غرض کیا اب بنگالوں سے
سمجھ کر بوجھ کر میں کوچہ و لدار میں آئی

جنوں ہے زور پر وحشت کے کاروبار میں سار
 کبھی مدفن کبھی صحرا کبھی کسار میں آئی
 رانا۔ اگر تم کو چلنے سے عار ہے۔ تو مجھ کو بھی یہ سر و دوش گروں پر بار ہے۔
 میرا۔ اگر تم نہیں مانتے۔ تو میں مندر میں رن چھوڑے اجازت لینے جاتی ہوں
 جیسا ان کا حکم ہوگا۔ ویسا کروں گی۔
 (مندریں جاتی ہے)

تیسرا سین

میرا۔ (رنچھوڑ کی مورت کے سامنے)

بھجن

ہری تم ہر وجہن کے پیر (ٹیک)
 درویدی کی لاج راکھیو تم بڑھا یو چیر
 بگت کارن روپ نہ ہری۔ دہریو آپ سر
 ہرن کشپ مار لینھو۔ دھیریو نا نہ۔ نہ دھیر
 بوڑتے گجراج تار یو۔ کیو۔ باہر نیر
 واس میرا لال گردہر۔ دیکھ جہاں تہاں پیر

نہ جسم ہے پانی کے

بھجن نمبر ۲

ساجن! سدھ جیون جانیو نیوں لیجے جی (ٹیک)
 تم بن میرے اور نہ کوئی - کرپا راورو کیجے
 دوس نہ بھوک رات نہیں ندر - بوں تن پل پل چھٹے ہو
 میرا کہہ پر بھوگر و ہر ناگر - ملی بچھڑن نہیں کیجے ہو
 رانا - (اپنے اہلکار سے) کئی گھنٹے ہو گئے - میرا آب تک نہیں آئی - چلو
 دیکھو - وہ مندر میں کیا کر رہی ہے؟
 اہلکار - ہنر -

رانا - راہلکار کے ساتھ مندر میں آکر) یہاں تو وہ نظر نہیں آتی - کدھر
 چلی گئی؟
 اہلکار - تعجب ہے - مگر دیکھو - اس کی چیر کا کچھ نفوڑا سا ٹکڑا رنچھوڑ جی کی مورتی
 کے منہ میں نظر آتا ہے - کیا کہیں اس میں جذب تو نہیں ہو گئی؟
 رانا - جو نہ ہو جائے وہ کم ہے - میرا سچ مچ بھگتنی تھی - کیا عجب وہ مورتی
 میں سما گئی ہو - ممکن ہے - وہ میری بدسلوکیوں سے تنگ آکر ڈر گئی ہو - فسوس
 میں نے یہ کیا کیا - بھگتوں کو دکھ دینے والا - ہری سیوکوں کو ستانے والا
 دنیا مجھ کو برا کہے گی - اور میں ہمیشہ کے لئے توار پنج میں اس ظلم و ستم کے لئے

لے گئے تھے جدا - علیحدہ •

اب تمام رہوں گا۔ تم جاؤ۔ میں اب چٹوڑ جا کر کسی کو کیا منہ دکھاؤں!

اب عمر اپنی رنج و غم میں بسر کروں گا
رو رو کے آخر اس جہاں سے سفر کروں گا

رُسوائیاں سہوں گا بدنامیاں سہوں گا
کاٹوں گا رات و رو سے غم سے سحر کروں گا

اعمال زشت و بد سے لاپلاہ ہو رہا ہوں
یرباد جسم و تن کو یرباد گھر کروں گا

کیا منہ دکھاؤں جا کر چٹوڑ کو میں اپنا
میں اب تو اس کی سمت نہ اپنی نظر کروں گا

انجام ہے ستارے کا بھگتوں کے یہ سراسر
جو جانتے نہیں ہیں اُن کو خبر کروں گا

اہلکار۔ مہاراج! یہ سب باتیں فضول ہیں۔ جو ہونے کا تھا وہ ہو گیا
اب پھٹانے سے کیا فائدہ ہے۔ چلے چٹوڑ کو واپس چلے۔ کیا جانے۔

اب وہاں کیا حال ہوگا۔

رانا۔ کیا چلوں۔ مجھ کو امیر نہیں ہے۔ کہ اب مجھ کو زندگی میں خوشی
نصیب ہو۔

اہلکار۔ مگر آپ راجا ہیں۔ چلے۔ دشمن آمادہ جنگ ہیں۔ زیادہ دیر تک
یہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔

رانا۔ بہت اچھا! اگر تم ایسا کہتے ہو۔ تو میں چلنے کو لیا رہوں۔ مگر دل کو کیا

کروں۔ مجھ کو نہیں معلوم تھا کہ میرا کس ستارے کا یہ انجام ہوگا۔ کسی نے سچ کہا ہے
”نتیجہ کار بد کا کار بد ہے“

اچھا چلو! چٹوڑ چلتا ہوں۔

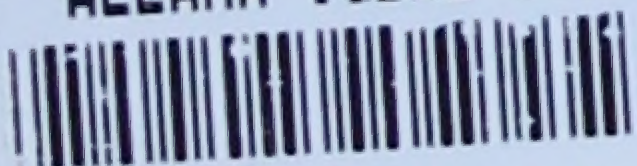
رانا واپس جاتا ہے۔ چٹوڑ پر نئی نئی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ وہ
بے بسی کے ساتھ جان دیتا ہے۔ اور رانا کے تخت کے یکے بعد
دیگرے کئی آدمی وارث ہوتے ہیں۔ بن پیر کے ظلم و ستم کے
بعد چٹوڑ اکبر کے حملوں سے تباہ کیا جاتا ہے۔ اور اوڑے سنگھ
جان لے کر وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ یہ بھگتوں کا دکھ دینے کا
نتیجہ ہے۔

بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ڈراپ سین



ALLAMA IQBAL LIBRARY



24121

24121

7-1-5



**ALLAMA
IQBAL LIBRARY**

**UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN**